معیار: علمی و تحقیقی مجلّہ, شعبۂ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جلد: ۱، شمارہ: ۱، جنوری- جون ۲۰۰۹ء

ایک ذی علم خاندان:
مشفق خواجه بنام منصور زعیم الرحمٰن

طیّب منیر*

مشفق خواجه (۱۹ دسمبر ۱۹۳۵-۲۱ فروری ۲۰۰۵) اُردو زبان و ادب کے نامور محقق، معتبر نقاد، بے مثل ادبی کالم نگار، ممتاز شاعر اور سب سے بڑھ کر یه که وه فیض رساں شخصیت تھے، جنھوں نے تمام عمر تشنگانِ علم و ادب کی پیاس بجھانے اور ادبی و علمی مہمات کو پایۂ تکمیل تك پہنچانے میں ہر کس و ناکس کی بھرپور مدد کی- بقول ڈاکٹر عارف نوشاہی :"خواجه صاحب بلاشبه اس وقت برصغیر میں اُردو زبان و ادب سے متعلق تحقیقی معاملات میں مرجعِ عام کی حیثیت رکھتے ہیں-"

مشفق خواجه مرحوم نے بلا مبالغه ہزار ہا خطوط اپنے ماننے والوں یا جاننے والوں کو تحریر کیے- کتابی صورت میں خطوط کے تین مجموعے تو شائع ہو چکے ہیں-اس کے علاوہ سیکڑوں خطوط مختلف علمی و ادبی اور تحقیقی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں- خطوط کے چند مجموعے یه ہیں:

۱- مشفق نامے، محمد عالم مختار حق، اُردو اکیڈمی پاکستان ۲۰۰۶ء

۲- خطوطِ مشفق، ڈاکٹر طیّب منیر، پورب اکادمی اسلام آباد ۲۰۰۷ء

۳- مکاتیبِ مشفق، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، مطبوعات سلیمانی لاہور ۲۰۰۸ء

پیشِ نظر دس خطوط ایك ایسی شخصیت کے نام ہیں جن کا خاندان علم و فضل کے حوالے سے ایك بلند مرتبے پر فائز رہا ہے - بقول مشفق خواجه اس خاندان کے علمی کارنامے اس پائے کے ہیں که اُن پر ڈاکٹریٹ کے مقالے تحریر کیے جا

* پروفیسر و پرنسپل، پوسٹ گریجویٹ کالج، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

سکتے ہیں۔ ان خطوط کی مجموعی فضا کو جاننے ، محسوس کرنے اور معدوم ہوتے ہوئے اُن علمی کارناموں سے آگاہی اور شناسائی کے لیے مناسب ہے کہ مکتوب الیہ کے دادا مولوی خلیل الرحمن اور والد مولوی نعیم الرحمن کے بارے میں اجمالاً ضروری معلومات درج کر دی جائیں۔ زیرِ نظر خطوط مشفق خواجہ کی انھی کوششوں کا تحریری عکس ہے ،جن میں وہ ان بزرگوں کے علمی کارناموں کو محفوظ کرنے میں خود بھی کوشاں اور متعلقین کو بھی مائل کرتے نظر آتے ہیں۔

منصور زعیم الرحمن کے دادا مولوی خلیل الرحمن (۱۸۷۱ء-۱۹۳۹ء) کی پیدائش قصبہ سراوہ، تحصیل ہاپوڑ، ضلع میرٹھ میں ہوئی۔ (بابائے مولوی عبد الحق بھی یہیں کے رہنے والے تھے اور مولوی صاحب کے لڑکپن کے دوست بھی تھے)ملازمت کے سلسلے میں ایک طویل عرصے تک لاہور میں قیام رہا۔ لاہور کی مصروفیات میں مولوی صاحب کی علمی و ادبی تصنیف و تالیف اور تراجم کے کام کا آغاز ہوا۔ آپ کے دوستوں اور رفقاء میں بڑے بڑے لوگوں کے نام آتے ہیں۔ سید وحید الدین سلیم، مولانا اصغر علی روحی، جسٹس شاہ دین ہمایوں، سر محمد شفیع، مولانا ظفر علی خان، حافظ محمود شیرانی، مولوی محبوب عالم، مولانا ابو الکلام آزاد، خلیفہ عبد الحکیم، عبد المجید سالک وغیرہ۔۔۔۔مولوی صاحب کے تحریری کارناموں کی فہرست کافی طویل ہے۔ چند ایک کے نام درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ زرتشت نامہ ۲۔ نفخ الطیب (ترجمہ)
۳۔ مختصر تاریخ اسلامی ۴۔ مولدین
۵۔ تاریخ الخلفاء (علامہ سیوطی کی کتاب کا ترجمہ)
۶۔ تاریخ الفلاسفہ
۷۔ عذرا رائیڈر ہیگرڈ کی کتاب SHE کا ترجمہ

مولوی خلیل الرحمن مرحوم نے عربی اور اُردو کے فروغ کے لیے انجمنیں بنائیں جِس کے دور رس نتائج آنے والے دور میں نظر آتے ہیں۔ مولوی خلیل الرحمن کے صاحبزادگان نے بھی بڑی بڑی علمی خدمات سر انجام دیں۔ مولوی نعیم الرحمن(۱۸۹۳ء-۱۹۵۰ء) مولوی خلیل الرحمن کے لائق فرزند تھے۔ ۱۹۱۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے عربی کاامتحان طلائی تمغہ کے ساتھ پاس کیا۔ پریزیڈینسی کالج مدراس میں عربی کے پروفیسر رہے۔ ۱۹۴٤ء میں جامعہ الہٰ آباد میں شعبۂ عربی فارسی میں آ گئے۔ انتقال تک اسی شعبے سے وابستہ رہے۔موصوف کا شمار عربی فارسی کے ممتاز علما میں ہوتا ہے۔ آپ

کئی زبانیں جانتے تھے۔ آپ کا میدانِ تخصص، اسلامی تہذیب، عرب تہذیب، دیو مالا، مذاہب کا تقابلی مطالعہ، فارسی ادب اور لسانیات میں تھا۔

مولوی نعیم الرحمن نے ابتدائی تعلیم لاہور کے اسلامیہ اسکولوں میں اصل کی اس وجہ سے وہ انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں بھی شرکت کرتے رہے۔ اس طرح علامہ اقبال سے بالواسطہ تعلق قائم ہوا۔ کالج کے زمانے میں علامہ اقبال کے ہاں آنا جانا بھی رہا۔ علامہ اقبال کے کہنے پر اُن کے اردو کلام کو منتشر کاغذات سے جمع کر کے دو مکمل نسخوں میں تمام اوقاف و قرأت کو خوشخطی کے ساتھ نقل کیا۔

مولوی نعیم الرحمن کی مطبوعہ کتب اساس عربی، مفتاح عربی، فرہنگِ اصطلاحاتِ پیشہ وراں اور چند دکھنی پہیلیاں کے علاوہ متفرق موضوعات پر درجنوں مضامین غیر مطبوعہ یا غیر مدّون ہیں۔ اُن کا بڑا کارنامہ "قاموسِ تلمیحات" ہے جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے[1] - مشفق خواجہ کے ایماء پر رسالہ اُردو میں چھ سات قسطیں شائع ہوئیں۔ مولوی صاحب نے بانگِ درا پر حواشی بھی تحریر فرمائے، ان کی بھی چند قسطیں رسالہ اردو میں اشاعت پذیر ہوئیں۔مکتوب الیہ منصور زعیم الرحمن (۱۹۲۶ء-۱۹۹۷ء) الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۹ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے طلائی تمغے کے ساتھ ایم۔ اے اکنامکس کی ڈگری حاصل کی اور پاکستان ہجرت کی۔ ۱۹۵۱ء میں سول سروس میں آئے۔ کئی انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے والد محترم مولوی نعیم الرحمن کی تحریروں کو یک جا کر رہے تھے کہ زندگی نے مہلت ہی نہ دی، تمام منصوبے نا تمام چھوڑ کر ۱۷ نومبر ۱۹۹۷ء کو راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔

☆☆☆

۱۔ مولوی نعیم الرحمٰن صاحب نے ایک کتاب ۱۹۳۰ء میں شروع کی تھی اس کتاب کو وہ انگریزی میں لکھ رہے تھے۔ وفات تک تقریباً تین ہزار موضوعات پر مضامین تیار کر چکے تھے۔ زعیم الرحمان صاحب ان کو اردو میں منتقل کر رہے تھے۔ "قاموسِ تلمیحات" کے عنوان سے چھ اقساط سہ ماہی اُردو' شائع ہوئیں۔ پہلی قسط جون ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔۔۔

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۲۰ اکتوبر ملا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ Dictionary of Allusions [۱] کے مسودے کے چند صفحات کا عکس مجھے بھیج دیجیے، میں اُسے دیکھ کر ترجمے کے بارے میں کچھ عرض کروں گا، اگر مسودے کے ساتھ کوئی دیباچہ ہو تو اُس کا عکس ضرور ارسال فرمائیے۔

آپ کے خاندان نے جو علمی خدمات انجام دی ہیں، اُن کا تقاضا ہے کہ اس خاندان کا ایک ایسا تذکرہ شائع ہو جس میں افرادِ خاندان کے حالات اور علمی خدمات کی تفصیل ہو۔ ظاہر ہے کہ اس کام کو ایک مضمون میں سمیٹا نہیں جا سکتا۔ اس کے لیے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے، اس کام کو لاہور تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔

میری ایک عرصہ سے خواہش ہے کہ آپ کے خاندان کا ایک مفصل تذکرہ مرتب کیا جائے۔ قدسیہ انصاری صاحبہ نے جب آپ کا ذکر کیا تو میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا۔ آپ کے اہلِ خاندان کی علمی خدمات سے تو میں ایک عرصے سے واقف ہوں، لیکن آپ سے تعارف کا موقع نہیں ملا۔ آپ کا ذکر پہلی مرتبہ بابائے اُردو مولوی عبدالحق نے مجھ سے کیا تھا۔ مولوی نعیم الرحمٰن مرحوم کی کتابیں جب انجمن کے کتب خانے میں داخل ہوئی تھیں تو مولوی صاحب نے آپ کو خط لکھا تھا۔ اس زمانے میں آپ شاید لائل پور میں تھے۔ دو چار مرتبہ زبیر صدیقی مرحوم سے آپ کا ذکر آیا تھا یا اب کبھی کبھی مختار زمن [۲] آپ کا تذکرہ کرتے ہیں۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۸۷/۱۰/۳۱ء

☆☆☆

۱۔ اس کتاب سے مراد "قاموسِ تلمیحات" ہے، مولوی نعیم الرحمٰن صاحب نے اس کا نام "Encyclopedia of Allusions in Arabic and Urdu Literature and Poetry" تجویز کیا تھا، بعد میں اس کو "Dictionary of Allusions" کا نام دیا گیا۔

۲۔ مختار زمن (۱۹۲۳ء-۲۰۰۳ء) معروف طنز و مزاح نگار، صحافی الٰہ آباد یونی ورسٹی سے ایم۔اے انگریزی میں کیا۔ طنزیہ و مزاحیہ مضامین کا پہلا مجموعہ "باتوں کے خربوزے"، (۱۹۷۴ء) دوسرا مجموعہ "دیگر احوال یہ کہ"، (۱۹۸۳ء) مضامین کا ایک مجموعہ "گفتنی ناگفتنی"، (۱۹۹۹ء) میں شائع ہوا۔

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۱ نومبر موصول ہوا، یادفرمائی کے لیے شکر گزار ہوں۔ آپ کے والدِ مرحوم کی کتاب ۱؎ کے چاروں اندراجات میں نے دیکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا کام شاید ہی کسی زبان میں موجود ہو۔ اس کتاب کے انگریزی متن اور اُردو ترجمے دونوں کی اشاعت ضروری ہے۔ آپ ترجمے کا کام شروع کر دیجیے، اگر آپ پسند فرمائیں تو ترجمہ کر کے مجھے بھیجتے جائیے، میں اپنے طالب علمانہ مشورے پیش کرتا رہوں گا۔ اُردو ترجمے کی اشاعت کا فوری انتظام ہو سکتا ہے، اس کے بعد انگریزی متن کی اشاعت کی بھی کوئی راہ نکل آئے گی۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنے خاندانی تذکرے کی ترتیب کے سلسلے میں ابتدائی اقدامات کر لیے ہیں، یہ فرض خاندانی ہی نہیں علمی بھی ہے۔ خدا کرے آپ اسے خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۸۷/۱۱/۲۱ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

گرامی نامہ مورخہ ۱۲ اپریل موصول ہو گیا تھا، اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنے خاندان کے تذکرے کے لیے خاصا مواد جمع کر لیا ہے، اب اس کی ترتیب و تدوین کا کام باقی ہے۔ میری رائے میں مناسب یہ ہوگا کہ آپ کو جو مضامین لکھنے ہیں، وہ پہلے مکمل کر لیجیے اور اس کے بعد دوسروں کے مضامین کی تدوین کا کام کیجیے۔ جب کتاب کا تمام کام مکمل ہو جائے تو آخر میں مقدمہ یا تمہید لکھیے جس میں تاریخی و تہذیبی اور ادبی پس منظر پر روشنی ڈالی جائے۔

آپ کے دونوں مضامین جو اردو میں چھپے ہیں، چھپنے سے پہلے میں نے پڑھے تھے، رسالہ اردو میں چھپنے والی ہر چیز میری نظر سے

۱۔ ڈاکٹر اسلم فرخی ۱۹۲۳ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے، وہ استاد، شاعر، نثر نگار، محقق، نقاد اور براڈ کاسٹر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی ایک اور بڑی پہچان خاکہ نگاری اور وہ کام ہے جو حضرت سلطان المشائخ کے حوالے سے کیا ہے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں محمد حسین آزاد۔ حیات و تصانیف۔ ''تذکرہ گلشن ہمیشہ بہار'' (تدوین) ''اردو کی پہلی کتاب'' آزاد کی درسی کتابیں ____ گلدستہ احباب، خاکے ____ دبستانِ نظام ____ آنگن میں ستارے، خاکے ____ معروف کتب ہیں۔

۲۔ مولوی خلیل الرحمٰن کے تیسرے بیٹے (۱۸۹۶ء-۱۹۴۷ء)

گزرتی ہے اس لیے کہ انجمن کے ایک ضابطے کے مطابق، کوئی مضمون اس وقت تک اُردو میں نہیں چھپتا، جب تک میری نظر سے نہ گزر جائے۔ افسوس کہ ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب [۱] اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے مستعفی ہوگئے ہیں، لہٰذا آئندہ آپ اردو کے لیے جو کچھ بھی ارسال فرمائیں وہ براہِ راست میرے پتے پر بھیج دیجیے۔ ''تلمیحات اور بانگِ درا'' کا سلسلہ جاری رکھیے۔

آپ کے والدِ مرحوم کے جو غیر مطبوعہ مضامین آپ کے پاس ہیں، انھیں شائع کرا دیجیے۔ اُردو مضامین ''رسالہ اردو'' اور انگریزی مضامین اقبال اکیڈمی کے جرنل ''اقبال ریویو'' میں شائع ہوسکتے ہیں، مقصد یہ ہے کہ یہ مضامین ہر حالت میں محفوظ ہو جانے چاہییں۔

آپ کے چچاؤں پر اور والد مرحوم کے بارے میں بعض رسائل و کتب میں کچھ تحریریں شائع ہوئی تھیں۔ کیا یہ سب آپ نے جمع کی ہیں؟ مثلاً پچھلے سال شہاب الدین دیسنوی صاحب کی آپ بیتی ''دیدہ وشنیدہ'' شائع ہوئی تھی (دہلی سے) اس میں ڈاکٹر محمد بذل الرحمٰن صاحب [۲] کا ذکر بھی بہت اچھے الفاظ میں ہے، اگر یہ کتاب آپ کی نظر سے نہ گزری ہو تو متعلقہ صفحات کے عکس پیش کر سکتا ہوں۔ شہاب الدین دیسنوی میرے کرم فرما ہیں۔ اُن سے ایک مستقل مضمون لکھنے کی بھی فرمائش کی جا سکتی ہے۔ آپ کے دادا جان نے مولوی محمد حسین آزاد کے بارے میں ڈاکٹر محمد صادق کو جو مقالہ نما خط لکھا تھا، وہ میرے پاس ہے۔ اگر آپ کے پاس نہ ہو تو میں پیش کر سکتا ہوں۔ رسالہ 'اردو' میں آپ کے والد صاحب کے مندرجہ ذیل تین مضمون چھپے تھے۔

۱۔	اصلاحِ رسم الخط	اپریل ۱۹۲۳ء
۲۔	انگریزی الفاظ کی تذکیر و تانیث	اپریل ۱۹۲۱ء
۳۔	تجویز اصلاح رسم الخط	اکتوبر ۱۹۲۱ء

اگر یہ آپ کے پاس نہ ہوں تو اُن کے عکس بھیجے جا سکتے ہیں۔

اب کچھ میرے سوالات

۱۔ آپ کے دادا، والد اور چچاؤں کے نام اہلِ علم کے خطوط محفوظ ہیں یا نہیں؟ کیا محفوظ خطوط میں مولوی عبدالحق کے نام کے خطوط ہیں؟

۲۔ مولوی عبدالحق سے آپ کی بھی خط و کتابت رہی ہے، خصوصاً ان کتابوں کے بارے میں جو الہ آباد سے آپ کے والد صاحب کے کتب خانے سے منگوائی گئی تھیں۔

۳۔ آپ کے والد صاحب کی جو کتابیں مولوی عبدالحق اور پشاور یونیورسٹی کو دی گئیں، کیا ان کی فہرستیں آپ کے پاس ہیں؟

۴۔ آپ نے لکھا ہے کہ مولوی عبدالحق آپ کے دادا کے بچپن کے دوست اور ہم عمر تھے، میں نے سنا ہے کہ کچھ رشتہ داری تھی کیا اس رشتے داری کی نوعیت پر آپ روشنی ڈال سکتے ہیں؟

۵۔ ہاپڑ اور سراوہ کے بارے میں کوئی کتاب یا مضمون آپ کی نظر سے گزرا ہو تو مطلع فرمائیے۔

میں دراصل مولوی عبدالحق کے بارے میں تحقیقی کام کر رہا ہوں اور اُن کے خطوط جمع کر رہا ہوں، اس لیے آپ سے یہ سوالات کیے ہیں۔

ازراہِ کرم اپنے چچاؤں کی تاریخ ہائے وفات سے مطلع کیجیے تاکہ میں یہ دیکھ سکوں کہ علمی جرائد میں ان کے بارے میں تعزیتی شذرات لکھے گئے ہیں کہ نہیں۔

کیا آپ کے والد صاحب کے اقبال سے متعلق مقالات اتنی تعداد میں ہیں کہ ایک کتاب تیار ہو سکے۔ اقبال اکیڈمی کی طرف سے اس کی اشاعت کا انتظام ہو سکتا (ہے) اقبال اکیڈمی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر وحید قریشی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا ہے کہ اکیڈمی کے لیے اعلیٰ علمی معیار کے حامل مسودات حاصل کرنے میں اُن کی مدد کروں۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۹۴/۴/۲۴ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۲ مئی موصول ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ''بانگِ درا'' پر حواشی کی دوسری قسط بھی ملی۔[۱] یہ دفترِ انجمن کمپوزنگ کے لیے بھیج دی گئی ہے۔ ''قاموسِ تلمیحات'' کی چھٹی قسط زیرِ ترتیب شمارے میں ہے۔ پچھلے شمارے میں یہ قسط اس لیے شائع نہ ہو سکی کہ ایک ہی مضمون سے رسالے کی ضخامت پوری ہو گئی، ایک عرصے سے رسالہ ''اردو'' کی اشاعت میں بے قاعدگی پائی جا رہی ہے۔ ۱۹۹۳ء کا پہلا شمارہ پچھلے ہفتے شائع ہوا ہے، (یہ آپ کو بھیجا گیا ہے) ۹۳ء کے تین اور ۹۴ء کے دو شماروں کی اشاعت کے بعد ہی اس بے قاعدگی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ طے کیا گیا ہے ۹۳ء کے تین شماروں کو ایک مشترکہ شمارے کی صورت میں شائع کر دیا جائے اور اس طرح ۹۴ء کے دو شمارے یک جا کر دیے جائیں۔ اس طرح جولائی تا ستمبر ۹۴ء کا شمارہ اپنے وقت پر شائع ہوگا جو دو شمارے زیرِ ترتیب ہیں اُن میں سے ایک میں ''قاموسِ تلمیحات'' اور دوسرے میں ''بانگِ درا۔۔۔'' شامل ہیں۔ ان مضامین کی اگلی قسطیں اگر آپ جلد عنایت کر سکیں تو رسالے کی بر وقت اشاعت میں مدد ملے گی۔

میں نے دفترِ انجمن کو ہدایت کر دی ہے کہ رسالہ 'اردو' میں آپ کے والد مرحوم کے جو تین مضامین شائع ہوئے ہیں اُن کے عکس آپ کی خدمت میں بھیج دیے جائیں۔ یہ عکس رسالہ اردو کے تازہ شمارے کے ساتھ آپ کو ملے ہوں گے۔ اس خط کے ساتھ مولوی خلیل الرحمٰن مرحوم کا خط (بصورت عکس) بھیج رہا ہوں۔ یہ محمد حسین آزاد کے بارے میں ہے اور ڈاکٹر صادق کے نام ہے۔ شہاب الدین دیسنوی کی آپ بیتی کے اقتباسات آیندہ بھیجوں گا۔ یہ کتاب ایک دوست مطالعے کے لیے لے گئے تھے، ابھی واپس نہیں ملی۔ آپ کے والد صاحب کے مضامین پرانے رسالوں میں نظر سے گزرتے رہتے ہیں، مثلاً حال ہی میں یہ مضامین نظر سے گزرے ہیں۔

۱۔　　بانگِ درا پر چند حواشی کی پہلی قسط، سہ ماہی ''اُردو''، دسمبر ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔

۱۔ فن تنقید (قسط۔۵) ماہ نامہ ''نگار''، لکھنؤ، شمارہ اکتوبر ۱۹۲۴ء
۲۔ قصۂ کیخسر واور اُس کی مشابہت یدھسٹر کے قصے سے رسالہ ''مخزن'' لاہور، شمارہ جون ۱۹۱۸ء
۳۔ انگریزی ہند سے، رسالہ ''مخزن'' لاہور دسمبر ۱۹۲۰ء

اگر یہ آپ کے پاس نہ ہوں تو ان کے عکس بھیج سکتا ہوں، ویسے اس سلسلے میں صحیح طریق کار یہ ہوگا کہ آپ کے پاس جو مطبوعہ مضامین ہیں، ان کی فہرست (مع حوالہ) بھیج دیجیے، جو مضمون اس فہرست میں نہیں ہوگا، اُس کا عکس بھجوا دیا کروں گا۔

نظم ''تصویر درد'' سے متاثر ہو کر پروفیسر صاحب نے جو نظم (تاثیر درد) لکھی، وہ بھجوا دیجیے اسے قومی زبان میں شائع کرا دیا جائے گا۔ ناصر علی کی مثنوی کے متعلق مضمون پانچویں اورینٹل کانفرنس کی روداد میں چھپ چکا ہے یہ روداد دو جلدوں میں ہے، یہ مضمون پہلی جلد میں ہے، یہ دونوں جلدیں میرے پاس ہیں۔

ازراہِ کرم مطلع فرمائیے کہ فارسی میں ریڈیائی تقاریر کی تعداد کیا ہے اور یہ کن موضوعات پر ہیں اور ان کی اشاعت کا انتظام ہو جائے گا۔

آپ کے چچا جان کے ناصر خسرو والا مضمون ضرور کسی ذمہ دار شخص کو دیا ہوگا۔ یقیناً یہ کسی رسالے میں مل جائے گا۔ مطلع فرمائیے کہ یہ مضمون اُردو میں تھا یا انگریزی میں۔ یہ معلوم ہو جائے تو تلاش میں سہولت ہو جائے گی۔

خط کے پیراگراف: ۶ میں آپ نے جن Notes کا ذکر کیا ہے، انھیں ایک ہی عنوان ''اشارات'' کے تحت مرتب کر دیجیے۔ یہ متفرق موضوعات پر ایک اچھا خاصا مقالہ بن جائے گا۔ حروفِ مقطعات پر جو اشارات ہیں وہ تو شاید وہی ہوں گے جن کا ذکر قاموسِ تلمیحات میں آئے گا۔ گیتوں کو بھی آپ تمہید کے ساتھ تیار کر دیجیے۔

آپ نے مقالے کے ساتھ اپنے والد صاحب کی تصانیف کی جو فہرست رسالہ ''اُردو'' میں شائع کی تھی اُس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مقالہ کون سا ہے اور کتاب کون سی۔ آپ ایک ایسی فہرست مرتب فرما دیجئے جو چار عنوانات کے تحت ہو۔

۱۔ مستقل کتابیں　۲۔ انگریزی مقالے　۳۔ اُردو مقالے　۴۔ دیگر زبانوں کے مقالے

ہر کتاب یا مقالے کے بارے میں یہ بتایا جائے کہ مطبوعہ ہے یا غیر مطبوعہ۔ چھپا ہے تو کس ادارے سے یا کس رسالے میں (مکمل حوالہ) آپ کے پاس ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہی مقالوں کو موضوع وار مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جا سکتا ہے۔ نیز مطبوعہ کتابوں کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ انھیں کس ادارے سے چھپوایا جائے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ مولوی عبدالحق نے جو خطوط آپ کو لکھے تھے وہ اُن کتابوں کے بارے میں تھے، جو آپ کے والد مرحوم کے کتب خانے سے آئی تھیں، آپ کے ایک دو خط میرے کاغذات میں ہوں گے (بنام مولوی عبدالحق) ان میں سے ایک خط مولوی صاحب نے چھپوا بھی دیا تھا، میں مولوی عبدالحق کے خطوط جمع کر رہا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کے عکس عنایت کر دیجیے۔

آپ نے اپنے مضمون میں ''دیوانِ ثابت'' کا ذکر کیا ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ دیوان شائع نہیں ہوا۔ کیا اس کے شروع میں کوئی مقدمہ ہے؟ اس کی ضخامت کیا ہے؟ اگر یہ کم صفحات کا ہو تو اسے کسی علمی جریدے میں شائع کرایا جا سکتا ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹۴/۶/۲ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

آپ کا رجسٹری لفافہ مل گیا تھا، بانگِ درا کے حواشی قسط ۳ اور مولوی عبدالحق کے خطوط کے عکس بھی ملے۔ ان عنایات کے لیے شکر گزار ہوں۔

میں کئی روز سے آپ کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں مگر ۳ جولائی سے مسلسل بارش ہو رہی ہے، اس وجہ سے زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ ذرا حالات بہتر ہوں تو میں آپ کو مفصل خط لکھوں گا۔

یہ محض رجسٹری لفافے کی وصولی کی اطلاع ہے۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

۹۴/۷/۲۰ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

''قاموسِ تلمیحات'' کی ساتویں قسط موصول ہوئی۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کے پچھلے خط کا جواب مجھ پر واجب ہے، مضامین کی کچھ فوٹو اسٹیٹ حاصل کر لی ہیں کچھ باقی ہیں یہ سب ایک ساتھ روانہ کروں گا۔ تاخیر کا سبب یہ ہے کہ جولائی اور اگست کے مہینوں میں مسلسل بارشوں کی وجہ سے نظامِ زندگی معطل رہا۔ آسمانی بلاؤں کے ساتھ زمینی مصائب بھی کم نہیں ہیں۔ میں جس علاقے میں رہتا ہوں، وہ ہر طرح کی شورشوں کا مرکز ہے۔ اس وقت بھی جب میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں، گولیوں کی آوازیں آ رہی ہیں، بہر حال اب تو یہ سب کچھ زندگی کا معمول بن چکا ہے میرے دوسرے خط کا انتظار فرمایئے، جس کے ساتھ مضامین کے عکس بھیجوں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ
۹۴/۹/۲۱ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

آپ کا گرامی نامہ مل گیا تھا، جواب تاخیر سے دے رہا ہوں، معذرت خواہ ہوں وجہ کراچی کے حالات ہیں۔ میرے علاقے میں گڑبڑ کچھ زیادہ ہی ہے، اس لیے زندگی معمول کے مطابق بسر نہیں ہو رہی۔

صورتِ حال یہ ہے کہ ۱۹۹۳ء میں ''اُردو'' کا صرف ایک شمارہ شائع ہوا تھا، اب جو شمارہ زیرِ طبع ہے وہ ۱۹۹۳ء کے باقی ماندہ تین شماروں پر مشتمل مشترکہ شمارہ ہے۔ ایسا ہی ایک شمارہ ۱۹۹۴ء کے لیے شائع ہوگا۔ انھیں دونوں شماروں میں آپ کے مضامین کی قسطیں ہوں گی، یہ شائع ہوتے ہی ارسال کر دیے جائیں گے۔ آپ کے بزرگوں کے جو مضامین جمع کر رکھے ہیں، ابھی اُن کے فوٹو اسٹیٹ نہیں بنوا سکا، حالات ذرا معمول پر آئیں تو یہ کام کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۹۴/۱۲/۲۱ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

بے حد شرمندہ ہوں کہ خاصی تاخیر سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں، اس خط کے ساتھ آپ کے اہلِ خاندان کے اٹھارہ مضامین کے عکس بھجوا رہا ہوں۔ ایک مضمون اصل صورت میں (نگار) ہے اس طرح کل ۱۹ مضامین ہیں۔ یہ ان رسالوں سے حاصل کیے گئے ہیں جو میرے ذاتی کتب خانے میں ہیں۔ دوسرے کتب خانوں میں تلاش سے مزید بہت سے مضامین مل سکتے ہیں۔ آئندہ بھی جب کوئی مضمون نظر سے گزرے گا تو اس کا عکس آپ کے لیے حاصل کر لوں گا۔

شہاب الدین دیسنوی کی آپ بیتی ''دیدہ و شنیدہ'' میں متفرق صفحات پر ڈاکٹر بذل الرحمٰن صاحب کا ذکر ہے۔ آپ اسے ملاحظہ فرما لیں اور جن صفحات کے عکس بنوانا ہوں بنوا لیں۔ اصل کتاب واپس بھیج دیں۔

میں نے شہاب الدین صاحب کو لکھا تھا کہ وہ ڈاکٹر بذل الرحمٰن کے بارے میں ایک مفصل مضمون لکھ دیں، لیکن بیماری کی وجہ سے وہ نہیں لکھ سکے البتہ انھوں نے مختصر تاثرات لکھ بھیجے ہیں، ان کا عکس بھی بھیج رہا ہوں، انھوں نے ایک کرم یہ کیا کہ عبدالرزاق قریشی کا ایک مضمون بھیج دیا جو ان کی کسی کتاب میں شامل ہے۔ انھوں نے کتاب کا نام نہیں لکھا، میں نے خط لکھا ہے کہ کتاب کے نام سے مطلع کیجیے۔ جواب آنے پر اطلاع دوں گا اس مضمون کا عکس بھی بھیج رہا ہوں۔

آپ کے اہلِ خاندان کے مضامین ایک زمانے میں رسالوں میں کثرت سے چھپتے رہے ہیں ان سب کو جمع کرنا چاہیے۔ اس صدی کے ابتدائی ۳۰-۴۰ برسوں کے رسالے مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ اس لیے ان مضامین کو جمع کرنا چنداں مشکل نہیں ہے آپ اپنے خاندان کا جو تذکرہ لکھ رہے ہیں اس کی تکمیل کے لیے ان مضامین کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔

قاموس تلمیحات کی ساتویں اور حواشی بانگِ درا کی تیسری قسط ''اردو'' کے زیرِ ترتیب شمارے میں ہے۔ اگلے شمارے کے لیے اگلی قسطیں عنایت فرمائیے۔ آپ کے پاس آپ کے والدِ مرحوم کی جو فارسی تحریریں ہیں، اگر آپ ان کے عنوانات لکھ بھیجیں اور ایک آدھ تحریر کا عکس تو میں اُن کی اشاعت کے لیے سلسلہ جنبانی کر سکتا ہوں، کتابی صورت میں نہیں تو فی الحال کسی رسالے میں انھیں چھپوایا جا سکتا ہے۔

''دیوانِ ثابت'' کو تلاش کرنا چاہیے۔ یہ بہت اہم کام ہے، خدا کرے یہ ضائع نہ ہوا ہو۔ ممکن ہے الہ آباد میں کوئی اس کے بارے میں کچھ بتا سکے۔

میں کبھی کبھی اسلام آباد جاتا ہوں اگر اب کے موقع ملا تو آپ سے ملاقات کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۹۵/۴/۲۴ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

بے حد شرمندہ ہوں کہ ایک طویل عرصے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں، یہ پورا سال غیر معمولی انداز میں گزرا۔ بیماری، سفر، خاندانی مسائل، معاملات، غرض کہ کوئی کام معمول کے مطابق نہ ہو سکا۔ خط و کتابت کے لیے جس ذہنی سکون کی ضرورت ہوتی ہے وہ تقریباً مفقود رہا۔ امید ہے آپ میری معذرت قبول فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ آئندہ خط و کتابت میں کوئی کوتاہی نہ ہو گی۔

حالات جیسے بھی رہے ہوں، مطالعے کا سلسلہ جاری رہا اس زمانے میں پرانے رسالے خاصی تعداد میں دیکھے۔ لاہور میں ایک صاحب کے پاس ''شہابِ اُردو'' نامی رسالے کے کچھ شمارے دیکھے ان میں آپ کے اہلِ خانہ کے دس مضامین نظر آئے۔ یہ میں نے آپ کے لیے بصورتِ عکس حاصل کر لیے۔ اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں، ان کے علاوہ بہت سے مضامین کے حوالے بھی میں نے نوٹ کر لیے ہیں۔ یہ

میں اگلے خط کے ساتھ بھیجوں گا۔

تین چار روز ہوئے مختار زمن صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے آپ کو خط لکھا تھا جو نامکمل پتے کی وجہ سے واپس آ گیا۔ میں نے انھیں آپ کا صحیح پتا لکھوادیا۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ آپ رسالہ غالب کے لیے کوئی مضمون بھیجنا چاہتے ہیں۔ ضرور ارسال فرمائیے۔ اس رسالے کی ترتیب کا کام بھی میں ہی کرتا ہوں۔ ہے تو یہ ششماہی رسالہ مگر سال میں ایک شمارہ بمشکل نکلتا ہے۔ اس کا آخری شمارہ ۱۹۹۵ء کا تھا، کیا یہ آپ کی نظر سے گزرا ہے۔ اگر نہیں تو بھجوادوں گا۔ ۱۹۹۶ء ختم ہونے والا ہے لیکن ابھی نئے شمارے کے کام کا آغاز نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ غالب لائبریری میں عملہ نہیں ہے۔ میں اپنے کاموں میں مصروف رہتا ہوں، جب فرصت ہوتی تو اس طرف توجہ کرتا ہوں۔

یہی حال رسالہ ''اُردو'' کا ہے۔ انجمن میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو صحیح پروف ریڈنگ ہی کر دے۔ اس لیے اس کی اشاعت میں بھی تاخیر ہوتی رہتی ہے۔ یہ ۱۹۹۶ء ہے اور اس کا آخری شمارہ جو شائع ہوا تھا وہ ۱۹۹۴ء کا آخری شمارہ تھا۔ اس وقت بمشکل ۱۹۹۵ء کا پہلا شمارہ مکمل ہو سکا ہے، آخری پروف میرے پاس آئے تو ان میں بے شمار غلطیاں تھیں۔ اب ان صفحات کو از سرِ نو پڑھا جا رہا ہے۔ آپ کے سلسلہ ہائے مضامین ۱۹۹۴ء کے شمارہ نمبر ۱، ۲ میں شائع ہوئے تھے۔ بانگِ درا پر حواشی کی تیسری قسط اور قاموسِ تلمیحات کی ساتویں قسط، از راہِ کرم اگلی قسطیں ارسال فرمائیے تا کہ یہ سلسلے جاری رہیں۔ کوشش کر رہا ہوں کہ ۱۹۹۷ء سے رسالے میں باقاعدگی پیدا ہو۔ ۱۹۹۵ء کا شمارہ نمبر ۱، ۲ تو مکمل ہو چکا ہے، اس کے بعد کے تین شمارے اگلے چند مہینوں میں شائع کرنے کا پروگرام ہے پھر ۱۹۹۷ء سے پرچہ باقاعدگی سے شائع ہوگا۔

انجمن ترقی اُردو اور غالب لائبریری کے کاموں میں مَیں فی سبیل اللہ مدد کرتا ہوں۔ میرا ان اداروں سے کسی قسم کا مالی مفاد وابستہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ مذکورہ رسالوں پر بطور مرتب میرا نام دیا جائے، لیکن میں اتنا ہی کام کر سکتا ہوں جتنا میرے حالات اجازت دیتے ہیں۔

آپ جو اپنا خاندانی تذکرہ لکھ رہے تھے، اس کی رفتارِ کار کیا ہے؟ کس حد تک کام آپ نے مکمل کر لیا ہے؟ اس کام کو جلد از جلد مکمل کر دیجیے، یہ ایک بڑی علمی خدمت ہوگی۔

رسالہ اُردو میں شائع شدہ مضامین کا حقیر سا معاوضہ بھی دیا جاتا ہے، کیا آپ کو کبھی دفتر کی طرف سے آپ کے مضامین کا معاوضہ ملا ہے؟ اگر نہیں تو از راہِ کرم اُردو میں اپنے شائع شدہ مضامین کی فہرست بھیج دیجیے تا کہ معاوضہ آپ کو بھیجا جا سکے۔

آپ رسالہ اُردو کے لیے جو مضامین ارسال فرمائیں وہ میرے گھر کے پتے پر مجھے ملیں تو بہتر ہے، میں انجمن کے دفتر کبھی نہیں جاتا اور وہاں میرے نام جو ڈاک آتی ہے وہ تاخیر سے مجھ تک پہنچتی ہے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر ایک عرصے تک خط نہ لکھنے کی معذرت کرتا ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۹۶/۹/۲۴ء

☆☆☆

محترمی و مکرمی،

سلامِ مسنون

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۶ اکتوبر مل گیا تھا اس کے لیے ممنون ہوں، آپ کی صحت کی ناسازی کا معلوم کر کے تشویش ہوئی۔ میری دعا ہے کہ آپ صحت و شادمانی کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ امید ہے آپ اب تک پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔

آپ کے بزرگوں کے بہت سے مزید مضامین کا سراغ ملا ہے، غالب لائبریری کے ذخیرۂ رسائل میں متعدد مضامین ہیں۔ جو رسالے میری نظر سے گزرے ہیں ان میں شامل مضامین کی فہرست میں نے بنالی تھی۔ یہ آپ کو جلد ہی بھیجوں گا۔ ان میں سے جو مضامین آپ کے پاس نہ ہوں گے، اُن کے فوٹو اسٹیٹ فراہم کردوں گا۔ پاکستان اور ہندوستان کے بہت سے علمی و ادبی رسائل کے اشاریے چھپ گئے ہیں ان سے بھی آپ کے بزرگوں کے مضامین کا سراغ ملتا ہے جو اچھی خاصی تعداد میں ہیں۔

مختار زمن صاحب کو آپ نے جو مضامین اپنے والدِ مرحوم کے بارے میں بھیجے تھے، وہ انھوں نے میرے حوالے کر دیے ہیں۔ ان میں سے بعض مضامین بہت اچھے ہیں اور بعض سرسری، بہر حال یہ سب قابلِ اشاعت ہیں۔ اے۔ جی خان اور نسیم جعفری کے مضامین انگریزی میں ہیں۔ ان کے تراجم ہو جائیں تو اچھا ہے۔ کیا یہ کام آپ کر سکتے ہیں؟ پروفیسر نعیم الرحمٰن کے خودنوشت حالات ۱۹۴۶ء میں لکھے گئے تھے، اس کے بعد (وفات تک) کے حالات ایک دو پیراگراف میں آپ لکھ دیجئے، انھیں اس تحریر کے آخر میں بطورِ حاشیہ درج کر دیا جائے گا، اب اس گوشے کی تکمیل کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کی ضرورت ہوگی۔

۱۔ آپ کا مضمون

۲۔ پروفیسر صاحب کی تصنیفات و تالیفات، نیز مقالات کی فہرست

۳۔ پروفیسر صاحب کی تصویر

میں کوشش کروں گا کہ اس گوشے کے لیے چند مضامین اور لکھوائے جائیں۔ علی گڑھ اور الہ آباد کے بعض اہلِ علم سے میرے رابطے ہیں، انھیں خطوط لکھوں گا۔

آپ نے مختار زمن صاحب کو جو خط لکھا ہے اس کا عکس بھی انھوں نے بھیجا ہے رسالے کی اشاعت پر اس کے پندرہ نسخے آپ کی خدمت میں پیش کر دیے جائیں گے۔ قیمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تمام مضمون نگاروں کو رسالہ پیش کرنا ادارے کا فرض ہے، ظاہر ہے آپ یہ نسخے مضمون نگاروں کے لیے ہی منگوا رہے ہیں۔

یہ گوشہ شائع ہو جائے تو میں کوشش کروں گا کہ پروفیسر صاحب کی زندگی اور علمی آثار پر کسی یونیورسٹی میں ریسرچ کرائی جائے۔ یہ موضوع ایسا ہے کہ اس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح کا کام ہونا چاہیے۔ اگر کوئی اچھا ریسرچ سکالر مل گیا تو وہ موضوع کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رسالہ غالب کا تازہ شمارہ اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں، اس سے آپ کو رسالے کے مزاج کا اندازہ ہو جائے گا۔ اُردو کے لیے آپ کے مضامین کا انتظار رہے گا۔ اس کا بے حد شکریہ کہ آپ اُردو کے مضامین کا معاوضہ نہیں لیں گے، میں اب خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کے لیے دعا گو ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

۱۔ منصور زعیم الرحمٰن صاحب نے اپنے خاندان کا تذکرہ بعنوان ''ابا جان'' اور ''مولانا خلیل الرحمٰن'' جون ۱۹۹۰ء اور ستمبر ۱۹۹۰ء اور سہ ماہی ہی شروع کرایا۔

مشفق خواجہ

۹۶/۱۰/۳۱ء

☆☆☆

محترمی ومکرمی،

سلامِ مسنون

بے حد شرمندہ ہوں کہ خاصی تاخیر سے اپنا وعدہ پورا کررہا ہوں۔ اس خط کے ساتھ آپ کے اہلِ خاندان کے اٹھارہ مضامین کے عکس بھیج رہا ہوں۔ ایک مضمون اصل صورت میں (نگار) ہے۔ اس طرح کل انیس مضامین ہیں۔ یہ ان رسالوں سے حاصل کیے گئے ہیں جو میرے ذاتی کتب خانے میں ہیں۔ دوسرے کتب خانوں میں تلاش سے بہت سے مضامین مل سکتے ہیں۔ آئندہ بھی جب کوئی مضمون نظر سے گزرے گا تو اس کا عکس آپ کے لیے حاصل کرلوں گا۔

شہاب الدین ویسنوی صاحب کی آپ بیتی ''دیدہ وشنیدہ'' میں متفرق صفحات پر ڈاکٹر بذل الرحمٰن صاحب کا ذکر ہے۔ آپ اسے ملاحظہ فرمالیں اور جن صفحات کے عکس بنوانا ہوں، بنوالیں۔ اصل کتاب واپس بھیج دیں۔

میں نے شہاب الدین صاحب کو لکھا تھا کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بارے میں ایک مفصل مضمون لکھ دیں۔ لیکن بیماری کی وجہ سے وہ نہیں لکھ سکے البتہ انہوں نے مختصر تاثرات لکھ بھیجے ہیں ان کا عکس بھیج رہا ہوں۔ انھوں نے ایک کرم یہ کیا کہ عبدالرزاق قریشی مرحوم کا ایک مضمون بھیج دیا جو ان کی کسی کتاب میں شامل ہے۔ انھوں نے کتاب کا نام نہیں لکھا۔ میں نے خط لکھا ہے کہ کتاب کے نام سے مطلع کیجیے۔ جواب آنے پر اطلاع دوں گا۔ اس مضمون کا عکس بھی بھیج رہا ہوں۔

آپ کے اہلِ خاندان کے مضامین ایک زمانے میں رسالوں میں کثرت سے چھپتے رہے ہیں۔ ان سب کو جمع کرنا چاہیے۔ اس صدی کے ابتدائی ۳۰-۴۰ برسوں کے رسالے مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ اس لیے ان مضامین کو جمع کرنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ آپ اپنے خاندان کا جو تذکرہ لکھ رہے ہیں اس کی تکمیل کے لیے ان مضامین کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔

قاموسِ تلمیحات کی ساتویں اور حواشی بانگِ درا کی تیسری ''اُردو'' کے زیرِ ترتیب شمارے میں ہے۔ اگلے شمارے کے لیے اگلی قسطیں عنایت فرمایئے۔

آپ کے پاس آپ کے والد مرحوم کی جو فارسی تحریریں ہیں اگر آپ ان کے عنوانات لکھ بھیجیں اور ایک آدھ تقریر کا عکس تو میں ان کی اشاعت کے لیے سلسلہ جنبانی کرسکتا ہوں۔ کتابی صورت میں نہیں تو فی الحال کسی رسالے میں ہی انھیں چھپوایا جاسکتا ہے۔

دیوانِ ثابت کو تلاش کرنا چاہیے یہ بہت اہم کام ہے۔ خدا کرے یہ ضائع نہ ہوا ہو۔ ممکن ہے الہ آباد میں کوئی اس کے بارے میں کچھ بتا سکے۔

میں کبھی کبھی اسلام آباد جاتا ہوں۔ اگر اب کے موقع ملا تو آپ سے ملاقات کروں گا۔

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۹۵/۴/۲۴ء

Abstract

These are some letters of Mushfiq Khawaja, a very famous Scholar, poet and humorist. These letters are written to Mansoor Zaim Al Rehman, a member of a family with great academic traditions. In these letters Mushfiq Khawaja is trying to divert addressee's attention to bring the Academic and Literary achievements of his ancestors into light. Mushfiq Khawaja himself has been keenly cooperating in editing and appearing of their works. These letters contain highly precious material for the research scholars of the relevant subjects.

HISTOIRE

DE LA

LITTÉRATURE HINDOUI ET HINDOUSTANI

PAR M. GARCIN DE TASSY

PROFESSEUR À L'ÉCOLE SPÉCIALE DES LANGUES ORIENTALES VIVANTES
MEMBRE DE L'INSTITUT DE FRANCE
ET DES SOCIÉTÉS ASIATIQUES DE PARIS, DE LONDRES, DE CALCUTTA, DE MADRAS
ET DE BOMBAY
CHEVALIER DE LA LÉGION D'HONNEUR, ETC. ETC. ETC.

The Hindi dialects have a literature of their
own and one of very great interest.
H. H. WILSON, *Introd. to Mack. Collect.*

TOME I

BIOGRAPHIE ET BIBLIOGRAPHIE

EX ORIENTE LUX

PARIS

PRINTED UNDER THE AUSPICES
OF THE ORIENTAL TRANSLATION COMMITTEE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND

M DCCC XXXIX